Registered

L No. 89.

اخبار نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

آفتاب صداقت

نمبر (۲) مطبوعہ ۸ جنوری ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد ۳۲

گلدستہ اخبار

روس اور جاپان کی طرف سے شنگھائی میں بہت سا بیف خریدا جا رہا ہے جس سے بازار میں اس کے نرخ ایک آنہ کی بجائے آٹھ آنے فی سیر ہو گئے ہیں اور ۹۰۰ ملازم کوئلہ بازار کی ... وہ دنیا میں جاپان کے ... اور ... ہیں*

ارجنٹائن سے دو جنگی جہاز زیر تعمیر ہیں ان کی خریداری کی خبر پہنچی کل یہ دونوں جنگی جہاز انگلستان کی معرفت جاپان کے لئے خرید لئے گئے ہیں*

مغربی افریقہ کے جنوبی علاقہ نیجیریا میں مقامی قوم آکر ہوتو نے سرکشی اختیار کی انہوں نے برٹش ریذیڈنٹ کو قتل کیا ایک پولیس افسر بھی مقتول ہوا*

مرحوم پوپ لیو نے اپنے جانشین کے لئے ۳۰ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ نقد چھوڑے ہیں*

بحیرہ ... دفعتاً تین روز میں بقدر ۳ میل بڑھ گیا کرشمہ قدرت*

ملا کے سمالی لینڈ کے فوجی جنگجو سے ملا والوں کی بدحالی کی خبریں آتی ہیں باعث قلت خوراک کے ملا کے پیرو مردم خواری پر اتر آئے۔ ملا اپنے لڑاکوں کے لئے خوراک جمع کرتا ہے باقی کی کچھ پروا نہیں سخت ابتری پھیل رہی ہے*

امریکن اخبار والوں نے ۵۰ لاکھ روپیہ جمع کیا کہ روزویلٹ پریذیڈنٹ نہ رہیں*

بنگال ناگپور ریلوے پر درسمان سٹیشن سینی و گوماریہ سخت حادثہ تصادم کا ہوا مسافر گاڑی و مال گاڑی میں ٹکر ہوئی سخت نقصان مال و جان کا ہوا ... مسافر گاڑیاں ہو مال گاڑیاں چکنا چور ہوئیں ۱۲ مسافر ہلاک۔ ۶ مجروح ہوئے سب دیسی تھے۔ مال گاڑی کا ڈرائیور بھی مر گیا افسر وہاں جمع ہیں اور تحقیقات ہو رہی ہے*

جاپان کی نسبت خبر ہے کہ وہ ابھی بحری اور بری لڑائی کو ٹھیک ٹھاک کر رہا ہے*

مجبور ہو کر ٹرکی نے منظور کر لیا ہے کہ مقدونیہ میں اٹالین کمانڈر کو مقرر کر دیا جاوے*

شکاگو میں ارکانس نامی تھیٹر کہ جس میں تماشہ ہو رہا تھا اور بہت سے لوگ جمع تھے آگ لگ گئی جس سے سینکڑوں آدمی ہلاک ہو گئے یا کچل کر مر گئے کل ۶۰۰ ہلاک اور ۱۵۰ مجروح ہوئے*

خوشی کی بات ہے کہ نئے سال کے خطابوں میں لودیانہ شارلٹ ہسپتال کی مس۔ ایم۔ آر گرین فیلڈ صاحبہ کو قیصر ہند کا دوسرے درجہ کا تمغہ عطا ہوا مبارک*

جاپان نے حکم دیا ہے کہ ارجنٹائن جہاز جلد بکمل طور سے تیار کر دیئے جاویں امید کی جاتی ہے کہ جنوری کے آخر تک تیار ہو جاینگے*

ٹاکیو سے خبر ملی ہے کہ روسی منسٹر ہر طرح سے کوشاں ہے کہ کوریا روس کو مسامفو میں بحری سٹیشن قائم کرنے کی اجازت دیدے جنوبی کوریا میں بل چل پھیل رہا ہے*

مدراس میں دریائے کوم اور اڈیار میں اس قدر طوفان آگیا ہے کہ پانی کناروں سے بہہ کر مدراس کو بہت بڑا نقصان پہنچا رہا ہے*

پانچ روسی جہاز کو تباہ کرنے والی کشتیاں پوری مرمت ختم کرنے سے پیشتر ہی مالٹا سے روانہ کی گئی ہیں*

سینٹ پیٹرسبرگ میں سرکاری طور پر مشتہر کیا گیا ہے کہ جاپان کے آخری مراسلے میں وقت کی کوئی قید نہیں لگائی گئی*

روئٹر کا کارسپانڈنٹ مقیم ٹوکیو خبر دیتا ہے کہ ایک بیڑہ جس میں چھ مسلح جہاز ہیں کل ساسیبو سے سامفو کو روانہ ہونے والا ہے*

ٹاکیو سے خبر ملی ہے کہ جاپانی اخبار گورنمنٹ پر زور ڈال رہے ہیں کہ روس کے برخلاف لڑائی کا اعلان دیدیا جاوے کیونکہ یہ آخری امر ہے*

روسی بیڑے کے افسروں کو دور مشرق کے ملک کو روانہ ہونے سے پیشتر بیزرٹا میں ضیافت دی گئی اور محبت کے ٹوسٹ کھائے گئے۔ فرانس کے پریذیڈنٹ نے ایک تقریر میں روس کی نسبت اپنی لاتبدیل محبت کا اظہار کیا۔ بیڑہ ۳ جنوری کو روانہ ہو گیا ہے*

شکاگو کے ارکانس تھیٹر میں آگ لگنے کے باعث شکاگو کے بارے تحقیقات کمیٹی کی رپورٹ پر ۱۹ تھیٹر بند کر دئے ہیں اس حادثے کے باعث تمام شہر ماتم کدہ ہو رہا ہے۔ تمام دفتر۔ کارخانے اور دوکانیں بند ہیں*

گورنمنٹ ہند نے دہلی کے قلعہ میں برقی روشنی کرنے اور پنکھے کیواسطے ۱۱۰۰۰ روپیہ خرچ کرنا منظور فرمایا ہے*

سکرٹری آف سٹیٹ نے دریائے سندھ پر خوشحال گڑھ میں مستقل پل بنانے اور خوشحال گڑھ سے کوہاٹ تک بجائے ۲ فٹ ۶ انچ کے ۵ فٹ ۶ انچ چوڑی سڑک کر دینے کے لئے ۵۰۱۷۴۴۲۲ روپیہ کی منظوری دیدی ہے*

شاہ سرویہ جب سے متمکن ہوئے برطانیہ اعظم نے جدید گورنمنٹ کو تسلیم نہیں کیا*

ولایت سے جاپان کو جانے والے جہازوں کی شرح ۵۰ فیصدی بڑھ گئی ہے*

ایڈیٹوریل نوٹس

۳ر جنوری ۱۹۰۲ء کو کلکتہ میں ڈوٹین کالج کے سکول ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ماسٹر مسٹر جی۔ ایس ایڈمن کے کچلے کی زہر سے ہلاک ہونے کا نہایت ہی افسوس ناک حادثہ سرزد ہوا۔ مسٹر ایڈمن کو سخت زکام ہو گیا تھا سنیچر کی شام کو جب وہ باہر سے گھر میں آئے تو انہوں نے اپنے گھر میں دوائی کی ایک پوڑیہ پڑی ہوئی پائی جو اُن کے ایک طالب علم کیطرف سے بھیجی گئی تھی۔ اس پوڑیہ کے ساتھ ایک چٹھی تھی جسمیں لکھا تھا کہ یہہ دوائی زکام کے لئے بہت مفید ہے آپ شہد کے ساتھ اس کو کھا لیجئے۔ انہوں نے حسب ہدایت اُس دوائی کو استعمال کیا۔ تھوڑے ہی عرصے کے بعد اُنکی حالت بہت ابتر ہو گئی بلکہ ڈاکٹر کے بلانے کے لئے آدمی بھیجا گیا مگر ڈاکٹر کے پہنچنے سے پیشتر ہی اُن کا دم نکل گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے لاش کو دیکھکر بتلایا کہ کچلے کے زہر سے موت ہوئی ہے۔ طالب علم نے بیان کیا کہ اُس نے وہ دوائی ایک کبیراج سے حاصل کی تھی تحقیقات ہو رہی ہے۔

بہت سے لوگ بغیر سوچے سمجھے ہر ایک شخص کی دی ہوئی دوائی کو استعمال کر لیتے ہیں اور نقصان اُٹھاتے یا اپنی جان کھو بیٹھتے ہیں۔ اسی طرح سے گناہ کی بیماری کے علاج کی نسبت بھی لوگ غلطی کرتے ہیں اور حکیم حاذق کے پاس آنا تو نہیں چاہتے پر اِدھر اُدھر کے علاج کر کے جسکو نیم حکیم اور وید کہتے ہیں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ کاشکہ لوگ اپنے اپنے گناہوں کے علاج کے لئے سچے حکیم خداوند یسوع مسیح کے پاس آویں اور ابدی ہلاکت سے بچیں۔

یہہ خیال عام طور پر پھیلا ہوا ہے کہ کام کرنا آدم کی نافرمانبرداری کا پھل ہے۔ اگر ہمارے والدین عدن میں پاکیزگی کی حالت میں قائم رہتے تو کام کرنا ضروری نہ ہوتا لیکن یہہ خیال صحیح نہیں۔ جب آدم پیدا کیا گیا وہ باغ عدن میں رکھا گیا تاکہ باغبانی کرے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کام کرنا عدن کی برکت کا جزو تھا اور ہر قسم کی زندگی کی برکت کا حصہ ہے۔ برعکس اس کے سستی ہی کے باعث لعنت آتی ہے۔

ہماری زندگیوں کے لئے کام خدا کی تجویز کا حصہ ہے ہر ایک کے لئے خاص کام مقرر کیا گیا ہے۔ خواہ ہمارا حصہ بڑا ہو یا چھوٹا۔ اعلیٰ ہو یا ادنیٰ اگر وہ خدا کی طرف سے ہمارے لئے مقرر کیا گیا ہے تو وہ اعلیٰ اور لائق ہے۔ خدا نے ہر ایک کے لئے کوئی نہ کوئی کام مقرر کیا ہے اور کسی آدمی کو اِس سے مستثنیٰ نہیں رکھا ہمکو خدا اس وقت تک اس دنیا میں رکھتا ہے جب تک کہ ہماری خدمت کے ایام پورے نہ ہو جائیں۔ نہ صرف ہر ایک کے لئے کام مقرر کیا گیا ہے بلکہ خاص قسم کا کام بھی ٹھہرایا گیا ہے۔ دنیا میں ایک انسان کی قابلیت دوسرے سے مختلف ہے اور اُسی کے مطابق ہر ایک کے لئے کام بھی مقرر کیا گیا ہے۔ اگر ہم اپنا کام آپ ہی نہ کریں تو وہ کام نہیں کیا جائیگا اور خدا کے عالم میں بجائے کام کے جو ہمکو کرنا تھا خالی جگہ رہے گی۔

جس طرح سے دنیاوی کام کی نسبت یہہ قاعدہ سچ ہے اسی طرح مسیحی کام کی نسبت بھی ہے بلکہ ایک صورت سے تمام کام دینی کام ہیں۔ ہر ایک کام مسیح کے نام سے مسیح کے لئے کرنا چاہئے۔ تمام فرائض ہمارے لئے خدا کی مرضی کا حصہ ہیں۔

یسوع بڑھئی کی دوکان میں بھی ویسا ہی خدا کا کام کرتا تھا جیسا کہ اُس وقت جبکہ وہ لوگوں کو چنگا کرتا یا اُن کو تعلیم دیتا تھا۔ ہمارے روزمرہ کے کاموں کے علاوہ اور بھی فرائض ہیں یہہ کافی نہیں ہے کہ کوئی شخص بڑھئی یا معمار یا سوداگر یا حکیم یا کسان کا کام کرے ہر ایک شخص کو سب سے پہلے مسیحی یعنے مسیح کا آدمی بننا چاہئے۔ اور ہم اپنے سارے کاموں کو مسیح کے لئے کریں اور بہت اچھی طرح سے کریں اور اپنی زندگی کے خاص کام کو جہاں تک بہتر طور پر ہو سکتا ہے پورا کرنے کی کوشش کریں۔

ایک دفعہ کسی نے رگبی کے ڈاکٹر آرنلڈ صاحب سے پوچھا کہ کیوں آپ اُن سبقوں کے تیار کرنے میں جنکو آپ برسوں سے پڑھاتے رہے ہیں ہر روز کئی گھنٹے خرچ کرتے ہیں۔ اُنہوں نے جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرے طالب علم بہتے ہوئے نالے سے پئیں نہ کہ ٹھہرے ہوئے پانی کے تالاب سے ڈاکٹر آرنلڈ کا یہہ مقولہ سونے کے حرفوں سے لکھنے کے لائق ہے۔ اُستادوں کو مناسب ہے کہ وہ کسی سبق کو سکھلانے کی جرات نہ کریں جب تک کہ اُس کو پہلے سے خوب اچھی طرح سوچ نہ لیں۔ یہہ اصول جیسے ذہنی تعلیم دینے کے لئے ماننے کے لائق ہے ویسے ہی دینی تعلیم میں بھی عمل کرنے کے لائق ہے سنڈے سکول کے اُستادوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے طالب علموں کو سبق پڑھانے سے پیشتر پہلے خود غور کر لیا کریں اگر سنڈے سکولوں کے تمام اُستاد ڈاکٹر آرنلڈ کے اصول پر چلیں تو یقین ہے کہ ہندوستان کے سنڈے سکولوں کی حالت بہت جلد سدھر جاویگی۔

مسیح کے آنے کی انتظاری کرنے کا بہتر طریقہ یہہ ہے کہ ہم اپنے فرائض وفاداری اور دیانتداری سے ادا کرتے رہیں اور ایسے طور سے زندگی بسر کریں جیسا کہ مسیح اگر ہماری جگہہ پر ہوتا تو زندگی بسر کرتا۔ خدا نے ہمکو لیاقت۔ دولت اور طاقت اسواسطے نہیں دی ہیں کہ ہم انہیں محض اپنے ہی لئے خرچ کریں بلکہ اِس واسطے بخشی ہیں کہ اِن کے وسیلے اوروں کی خدمت کریں اور اُن کو فائدہ پہنچاویں۔ ہم سب کے سب خدا کی طرف سے مختار کار مقرر کئے گئے ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ وفادار اور دیانتدار مختار کی طرح اپنے وقت اور لیاقتوں روپیہ اور موقعوں علم اور دعاؤں اور دینی اور دنیاوی تجربے کا ایسا استعمال کریں کہ ہمارے خداوند کی بزرگی اور جلال ہووے۔

ناظرین یاد کریں کہ آیندہ ہفتے کا اخبار اُن تمام صاحبوں کی خدمت میں جنہوں نے اطلاع نہیں دی وی پی ایبل روانہ کیا جاوے گا کیونکہ آپکے اطلاع نہ بھیجنے سے معلوم ہوتا کہ آپ چاہتے ہیں کہ وی پی ایبل بھیجا جاوے۔

مضامین

ستیارتھ پرکاش درپن

ایوب کی کتاب

(۵۸) سوال

پھر ایک دن ایسا ہوا کہ نبی اللہ آسکے خداوند کے حضور حاضر ہوں اور شیطان بھی اُن کے درمیان ہوکے آیا کہ خداوند کے آگے حاضر ہو۔ خداوند نے شیطان سے کہا کہ تو کہاں سے آتا ہے شیطان نے جواب دیکے خداوند سے کہا کہ زمین کے اِدھر اُدھر سے پھرکے اور اُس میں سیر کرکے آتا ہوں۔ خداوند نے شیطان سے پوچھا کہ کیا تو نے میرے بندے ایوب کے حال کو غور کیا۔ کہ زمین پر اُس سا کوئی شخص نہیں ہے کہ وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا ہے اور باوجود اس کے کہ تو نے مجھ کو اُبھارا ہے کہ بے سبب اُسے ہلاک کروں ..... شیطان نے خداوند کو جواب دیکر کہا کہ کھال کے بدلے کھال بلکہ انسان اپنا سارا مال اپنی جان پر نثار کرے گا۔ خداوند نے شیطان سے کہا کہ دیکھ وہ تیرے قابو میں ہے مگر فقط اُس کی جان جانے نہ پاوے۔ تب شیطان خداوند کے حضور سے چل نکلا اور ایوب کو مارا۔ ایسا کہ تلوے سے لیکے چاندتک اُسے جلتے پھوڑے ہوگئے (باب ۲ آیت ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷) ۔

محقق: دیکھئے! عیسائیوں کے خدا کی طاقت کہ شیطان اُس کے سامنے اُس کے عابدوں کو تکلیف دیتا ہے۔ نہ شیطان کو سزا دے سکتا ہے اور نہ اپنے معتقدوں کو بچا سکتا ہے۔ اور نہ فرشتوں میں سے کوئی اُس کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ ایک شیطان نے سب کو خوف زدہ کر رکھا ہے۔ عیسائیوں کا خدا بھی ہمہ دان نہیں ہے اگر ہمہ دان ہوتا تو ایوب کا امتحان شیطان سے کیوں کراتا؟ ۵۸۔

(رہبر) پہلے کلام اللہ سے یہ سمجھاتا ہوں کہ شیطان کون ہے اور کیا کرتا اور کرسکتا ہے جس کے باعث پنڈت جی خدا کے قادر پر طعن کرتے ہیں۔ اور پھر بتلاؤنگا کہ خدا نے کیوں اپنے بندے ایوب پر اُس کو وار کرنے دیا۔

اس امر میں یہ حقیقت سامنے رہے کہ دنیا میں نیکی اور بدی۔ سُکھ اور دُکھ دونوں ہیں۔ اور دنیا کے فلاسفر اس بات پر حیران اور مختلف الرائے رہے ہیں کہ پاک اور مہربان خالق کی خدائی میں بدی اور دکھ کیونکر دخل پاسکتے ہیں۔ ان کا بانی خدا نہیں کوئی بُرا شخص ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ خیر و شر دونوں کا بانی خدا ہے۔ بعض نے گمان کیا کہ مادہ اور خدا دونوں ازلی ہیں اور مادہ بذات ہی بُرا ہے اور جن روحوں کا اس کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اُنکو بھی بُرا کردیتا ہے اور دکھ کے زیر بار کرتا ہے۔ بعض کا یہ خیال ہے کہ نیکی بدی کچھ چیز نہیں ہیں اور دکھ اپنی بیوقوفی کا نتیجہ ہے۔ ان متناقض اور کفرآمیز خیالوں کے برخلاف بائبل کی یہ تعلیم ہے:-

(۱) خدا بدی کا بانی نہیں۔ گناہ نام ہے فعل کا۔ جب تک کوئی فعل سرزد نہ ہو گناہ ہستی میں نہیں ہے اور جب انسان کوئی فعل کرتا ہے تو وہ یا تو بھلا ہوتا ہے یا بُرا۔ اس سے فطرۃً بھی ثابت ہے کہ اپنے گناہ کا خالق انسان خود ہے۔

(۲) دنیا کا خالق خدا ہے۔ مگر دنیا میں بھلائی اور بُرائی دونوں ہیں۔ خدا کل ہستی کو نیست کرسکتا ہے مگر وہ نہیں کرتا اور فعل مختار وجودوں کو اپنے آزادگی کے مطابق فعل کرنے دیتا ہے۔ اور اگرچہ ہر فعل مختار آزاد ہے مگر ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ ایک کی مرضی دوسرے کی مرضی کو اپنی طرف مائل کرلیتی ہے۔ بلکہ قابو میں کرلیتی ہے اور اپنی مرضی کے موافق اس سے عمل کرواتی ہے۔ یہ دونوں باتیں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بیت رہی ہیں۔ پھر

(۳) ذی شعور مخلوقوں میں بائبل دو قسم کے وجود قرار دیتی ہے۔ ایک وہ جو فرشتے کہلاتے ہیں۔ دوسرے آدم زاد۔ مقدم روحانی وجود ہیں اور موخر جسمانی ہیں۔ اور جس طرح انسانوں میں اُسی طرح فرشتوں میں بھی بھلے اور بُرے فرشتے بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ

(الف) اے ملعونو میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (متی ۲۵: ۴۱) ۔ اور مکاشفات ۱۲: ۹)

(ب) شیطان اور اُس کے فرشتے پہلے کیسے تھے اور کیوں گرگئے۔ "خدا نے گناہ کرنے والے فرشتوں کو نہ چھوڑا بلکہ" وغیرہ (۲۔ پطرس ۲: ۴)۔ اس سے ظاہر ہے کہ بُرے فرشتے پہلے اچھے تھے۔ "اور جن فرشتوں نے اپنی حکومت کو قائم نہ رکھا بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اُن کو اُس نے دائمی قید میں تاریکی کے اندر روزِ عظیم کی عدالت تک رکھا ہے" (خط یہودا۔ آیت ۶) ان مقامات سے ظاہر ہے کہ بُرے فرشتے اچھی حالت سے گرے ہیں اور خدا نے اُن کو تاریکی میں قید کیا ہوا ہے۔ اُن فرشتوں اور اُن کے سردار شیطان کا گناہ تکبر تھا۔ "تو مُرید نہ ہو تاکہ غرور کرکے کہیں ابلیس کی سی سزا نہ پائے"۔ (۱ تمطاؤس ۳: ۶) اور یوحنا ۸: ۴۴۔

(ج) شیطان کا تعلق انسان سے۔ "سانپ نے اپنی مکاری سے حوا کو بہکایا" (۲۔ قرنتھیوں ۱۱: ۳) گناہ کی مزدوری موت ہے (رومیوں ۶: ۲۳)۔ "تاکہ وہ موت کے وسیلے سے اُس کو جسے موت پر قدرت حاصل تھی یعنے ابلیس کو بیکار کردے" (عبرانیوں ۲: ۱۴) ان مقامات کو باہم ملا کر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آدم نے شیطان کے بہکانے سے گناہ کیا (ایک مرضی کے آزاد نے دوسرے کی مرضی کو اپنی طرف مائل کرلیا) اور موت کے تحت میں آگیا تب سے گناہ پر جو تسلط دیا گیا اُس کا عمل میں لانا شیطان کے ذمے ہوگیا ہے۔ اور وہ اس دنیا کا خدا ہوگیا۔ (۲۔ قرنتھیوں ۴: ۴) اور ساری دنیا اُس شریر کے قبضے میں پڑی ہوئی ہے (۱۔ یوحنا ۵: ۱۹) اور چونکہ شیطان اور اُس کے فرشتے انسان کی بہ نسبت زیادہ زورآور ہیں اس لئے وہ انسان کو اپنی مرضی کے موافق چلاتے اور دُکھ بھی دیتے ہیں جیسا ایوب کے احوال سے اور مسیح خداوند کے بدروحوں کو نکالنے کے معجزوں سے ظاہر ہے۔

(د) اس شیطانی زور اور اغوا کے مقابل میں



خدا اپنے بندوں کی حفاظت کرتا ہو اور شیطانی ہلاکت سے بچاتا رہتا ہو۔ اور حفاظت کے وسیلے موجود کرتا ہو چنانچہ ایوب کی جان پر وار کرنے سے شیطان کو روکا (ایوب ۱: ۱۲) اور زبور ۸۹: ۱۵-۱۸۔ لیکن خدا کیطرف سے بڑی مدد اور زبردست حفاظت [illegible]روں کے لئے یہہ موجود کی گئی ہو کہ "خدا کا بیٹا اِس لئے ظاہر ہوا تھا کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے" (۱-یوحنا ۳: ۸) اور بھی دیکھو عبرانیوں ۲: ۱۴۔ اس آسمانی سپاہ سالار اور منجی نے اپنے ایمانداروں کو وہ ہتیار عنایت کئے ہیں جن سے وہ شیطان اور اُس کے لشکر کا مقابلہ کر سکتے اور کرتے ہیں "غرض خداوند اور اُس کی بڑی قوت کی تاثیر سے مضبوط ہو خدا کے سب ہتیار باندھ لو تاکہ تم ابلیس کے منصوبوں کے مقابلہ میں قائم رہ سکو . . . پس سچائی سے اپنی کمر کس کر اور راستبازی کا بکتر لگا کر۔ اور پاؤں میں صلح کی خوشخبری کی تیاری کے جوتے پہنکر اور ان سب کے ساتھ ایمان کی سپر لگا کر قائم رہو جس سے تم اُس شریر کے جلتے تیروں کو بجھا سکو۔ اور نجات کا خود اور روح کی تلوار جو خدا کا کلام ہو لگا لو۔ اور ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں منت اور دعا کرتے رہو" (افسیوں ۶: ۱۰ و ۱۴-۱۸) یہی سبب ہو کہ مسیحی کلیسیا پر اگرچہ شیطان وقتاً فوقتاً حملے کرتا ہو مگر دور کر دیا جاتا ہو اور ایماندار خدا کی صحبت میں اُستوار رہتے ہیں۔ لیکن باقی ساری دنیا اُس شریر کے قبضہ میں پڑی ہوئی ہو" (۱-یوحنا ۵: ۱۹) پس پنڈت جی کا کہنا کہ شیطان کے مقابلہ میں خدا اپنے بندوں کو بچا نہیں سکتا سراسر غلط ہو ٭

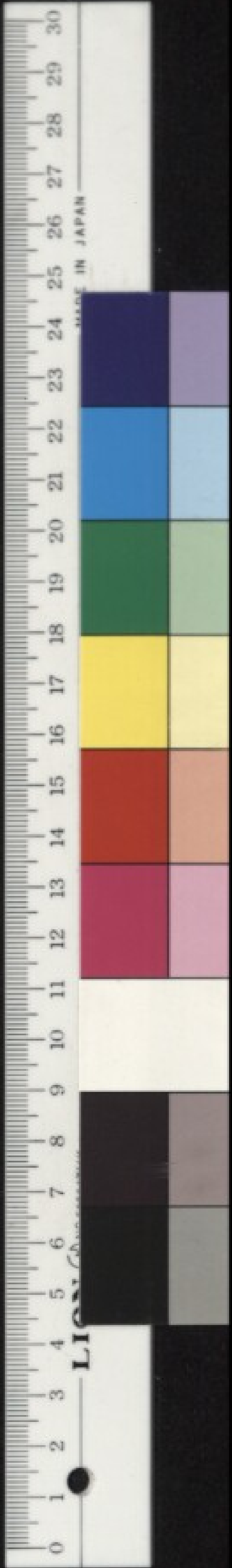
(۵) شیطان کا تسلط اِس دنیا پر عارضی ہو اور وہ اپنے فرشتوں سمیت ہلاکت میں جائیگا شیاطین کو اپنے اِس انجام کی خبر ہو دیکھو متی ۸: ۲۹۔ اور اُن کی ہلاکت یقینی ہو دیکھو مکاشفہ ۲۰: ۱۰۔ اور ۲ پطرس ۲: ۴۔ اور متی ۲۵: ۴۱ ٭

یہہ مختصر کیفیت ہو جو شیطان اور اُس کے فرشتوں کی بابت بیان ہوئی ہو۔ اور اس سے یہہ بھی ظاہر ہو کہ خدائے قادر کی یہہ مصلحت ہو کہ اپنے انتظامِ عالم میں اُس نے بدکار فرشتوں اور آدم زادوں کو نیست و نابود نہیں کر دیا بلکہ اپنی محبت کو ظاہر کرنے کے لئے بدوں اور بدی کو عارضی طور پر رہنے دیا ہو۔ اور اگرچہ دنیا کے سب بت پرست شیطان اور بدروحوں سے خوف زدہ رہے ہیں۔ قدیم اور موجودہ ہندو اسوروں اور بھوتوں اور پشاچوں سے*۔ اور اُن کو راضی کرنے کے لئے قسم قسم کی رسومات ادا کرتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی جو اُس پر بھروسہ رکھتے ہیں حفاظت کرتا ہو۔ لہذا پنڈت جی کا کہنا کہ خدا شیطان کو سزا نہیں دے سکتا صرف جہالت اور بیوقوفی کی کلام ہو ٭

اب میں دوسری بات کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ خدا نے کیوں اپنے بندے ایوب پر شیطان کو وار کرنے دیا؟ خدا تو ہمہ دان ہو گر شیطان کو کیوں اُس کا امتحان کرنے دیا؟ ایوب کی بابت مکالمہ عالم نادیدنی میں ہوا۔ خدا نے اُس کی خداپرستی اور صدق کی تعریف کی مگر شیطان نے کینہ سے ایوب کی خداپرستی پر لالچ اور خود غرضی کا الزام لگایا کہ وہ اجر کے لالچ کی خاطر خداپرست بنا ہوا ہو "کیا ایوب مُفت میں خداپرستی کرتا ہو" (۱: ۹) "اپنا ہاتھ بڑھا کے اُس کا سب کچھ چھو تو کیا وہ تیرے مونہہ پر تیری ملامت نہ کریگا"۔ اِس پر خدا نے شیطان کو اجازت دی کہ ایوب پر اپنا زور آزمائے مگر اُس کی جان کا نقصان نہ کرے۔ (آیت ۱۲) ایوب عالم نادیدنی کی اِس کارروائی سے ناواقف تھا اور اُس کو معلوم نہ ہوا کہ خدا نے اپنے بندے پر وہ اذیت کیوں آنے دی۔ مگر ایوب صابر ہی رہا۔ عالم نادیدنی کی یہہ ایسی ہی بات ہو جیسی خداوند یسوع نے پطرس کو جتائی تھی کہ "شمعون شمعون دیکھ شیطان نے تم لوگوں کو مانگ لیا کہ گیہوں کی طرح پھٹکے۔ لیکن میں نے تیرے لئے دعا مانگی کہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے" (لوقا ۲۲: ۳۱ و ۳۲) اسی طرح خدا نے اپنے فضل سے ایوب کے ایمان کو قائم رکھا تھا جب شیطان نے ایوب پر اپنے وار شروع کر دئے تو وہ اپنا سب کچھ کھو بیٹھا۔ اور اگرچہ اِتنے برسوں کے بعد دیانند نے اِس سبب سے خدا کو بھلا برا کہہ دیا ہو مگر ایوب نے خود خدا پر بیوقوفی کا عیب نہ لگایا تھا (ایوب ۱: ۲۲) البتہ ایوب کی جورو تو اُس مصیبت سے گھبرائی اور ہاری اور کہنے لگی کہ "خدا کی ملامت کر اور مرجا" (۲: ۹) لیکن ایوب نے اُس کے اور پنڈت جی کے سوال کا جواب تب ہی دے دیا تھا کہ "تو نادان عورتوں کی سی بات بولتی ہو۔ کیا ہم خدا سے اچھی چیزیں لیویں اور بُری چیزیں نہ لیویں؟" (آیت ۱۰) پس پنڈت جی کا یہہ کہنا کہ خدا اپنے معتقدوں کو شیطان سے بچا نہیں سکتا صرف ایک کچا خیال ہو۔ کیونکہ نہ صرف ایوب خود شیطان کے مقابلہ میں مردِ میدان تھا بلکہ لکھا ہو کہ خداوند نے ایوب کی طرف توجہ کی۔ اور خداوند نے جس وقت کہ ایوب نے اپنے دوستوں کے لئے دعا مانگی ایوب کی گرفتاری کو مبدل کیا اور خداوند نے ایوب کو آگے کی نسبت دونی دولت عنایت کی وغیرہ (۴۲: ۹-۱۷) شیطان اُس وقت تو چلتا بنا مگر اِس زمانہ میں پنڈت دیانند جی کو اپنا کھیل کر لیا ٭

تنبیہہ۔ ایوب کے احوال سے خداوند کریم نے بنی آدم کے لئے ایک بڑا بھاری سبق دیا ہو۔ انتظام الٰہی انسان کو پورا پورا سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ دنیا میں دکھ اور سزا کی بے ترتیبی سی نظر آتی ہے اور اہل دنیا یہہ حال دیکھکر خدا کو ملامت کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں جیسے ایوب کی جورو نے سوچا تھا۔ اِس لئے خدا کے بندوں کے دکھوں کی نظیریں اور اُن دکھوں کے درمیان اُن کے ایمان اور سلامتی ہمارے نمونہ کے لئے

* نوٹ۔ ہندو اور حبشی اور ایشیا کی دیگر قدیم و جدید قومیں شائستہ [illegible] وحشی اور [illegible] کی سب اصل قومیں جو سانپ کی پرستش کرتی ہیں بلکہ [illegible] سب شیطان کی پرستش کرنے والی ہیں کیونکہ سانپ شیطان کی علامت ہو۔ اور یہ صرف ڈر کے مارے سانپ کو پوجتے ہیں بلکہ اُسے بھی [illegible] عرفان بخشتا ہو۔ پنڈت دیانند صاحب بائبل پر سوال کرتے ہوئے ویدوں کے اسوروں اور ہنود کے [illegible] راکھشس بھول گئے جنسے وہ آپ بھی ڈرتے تھے گو وہ بھی [illegible]





درج کیے گئے ہیں۔ اصل خیال یہہ ہے کہ دکھ کسی نہ کسی گناہ کا نتیجہ ہے (ایوب ۴: ۷-۱۱)۔ مگر ایوب اس میں مستثنا حالتیں بیان کرتا ہے۔ چنانچہ ایک تو اپنے تئیں اُس دکھ کے آنے پر بھی بےقصور قرار دیتا ہے گو اُس دکھ کی آمد کا سبب اُسکو معلوم نہ تھا۔ اور دوسرے وہ شریروں کی کامیابی اور چین کو پیش کرتا ہے (۲۱: ۷ وغیرہ) اور دونوں حالتوں میں خدا کو راست قرار دیکر اُسی پر توکل رکھتا ہے (۱۳: ۱۵ و ۱۶) سلیمان نے بھی اپنی کتاب واعظ ۸: ۱۴ میں انتظام دنیا میں یہہ دونوں حالتیں بیان کی ہیں مگر ان کو باطل کہتا ہے اور باوجود ان کے اصل بات کو پیش کیا ہے کہ ہر حال میں خدا سے ڈرنا چاہئے۔ آخر خدا ترسوں ہی کا بھلا ہوگا (واعظ ۸: ۱۲ و ۱۳۔ اور ۱۲: ۱۳ و ۱۴)۔

غرضیکہ جسطرح ایوب زندگی کی ہر حالت میں۔ کشادگی اور تنگی میں (تنگی کا سبب معلوم ہو یا معلوم نہ ہو سکے) خدا کا متوکل تھا اُسی طرح ہر ایماندار کو ہونا چاہئے۔

قصص العرب احوال محمدی

(محمد صاحب کی سرگذشت)

ان دنوں میں شہر مدینہ میں دو بڑے فریق تھے ایک فریق قوم عوص اور دوسرا قوم خزرج کا تھا یہہ دونوں فریق قریباً ہر ایک بات میں اس قدر مشابہ تھے کہ ان کے سوائے نہ تو کوئی شہر کا بادی اور نہ کوئی اہل اختیار تھا علاوہ اس کے اس شہر مدینہ کے متصل کئی ایک یہودی قومیں رہتی تھیں جن سے محمد صاحب کو اُمید تھی کہ وہ مجھے قبول کرینگے چنانچہ اس خیال کے مطابق ایک اُستاد اس وقت مکہ سے مدینہ کو بھیجا گیا جس کے وسیلے سے اسلام کی بہت ترقی ہونے لگی۔

قرآن کا وہ حصہ جو ان دنوں میں سنایا جاتا تھا ایسے طرز پر لکھا ہے کہ جس سے اسلام کی حالت امن کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب محمد صاحب اپنا دعوے کر کے اپنے مخالفوں سے بےپرواہ ہو گئے تھے اگرچہ ان کی دلی حالت ایسی تھی تو بھی ان کو مکہ میں کامیابی حاصل کرنے کی مطلق اُمید دکھائی نہ دیتی تھی لہٰذا وہ اس شہر پر الٰہی غضب کی دھمکیاں دے رہے لیکن شمال کی طرف سے اُن کو کامیابی کی بڑی اُمید ہوتی تھی کیونکہ شہر مدینہ اُن کو خوابوں میں بھی نظر آتا رہتا۔ تفسیر میں مرقوم ہے کہ وہ ان ہی ایام میں رات کے وقت یروشلیم کی ہیکل میں پہنچائے گئے اور وہیں سے عین عرش الٰہی تک بٹھائے گئے جہاں سے وہ پانچ نمازوں کا حکم لائے۔ ان ہی دنوں میں اُنھوں نے پیشینگوئی سے یہہ خبر بھی دی کہ شہنشاہ روم ہرقلیس اپنے فارسی دشمنوں پر جلد غالب آویگا۔

جب پھر حج کا وقت آیا تو شہر مدینہ کی طرف سے ستر شاگرد خوشی کے ساتھ ان کے پاس آئے اُنھوں نے حالت مذکورہ بالا کی خبر پا کر اسلام پر اپنا پختہ ایمان ظاہر کیا چنانچہ مقام منا کے ایک گوشے میں جا کے اُنھوں نے محمد صاحب کے ساتھ یہہ عہد و پیمان کیا کہ ہم آپ کو قبول کر کے اپنے شہر میں لے چلینگے اور وہاں ہر جان و مال سے آپکی محافظت کرینگے۔

اس پر محمد صاحب نے فوراً اس سرکش اور ناشکرگذار شہر مکہ کو چھوڑنے کا مستقل ارادہ کیا اور اپنے لوگوں کو مدینہ میں جانے کا حکم دیا لہٰذا مسلمان گھر بار چھوڑ کے چھوٹے چھوٹے گروہوں میں مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے یہاں تھوڑے دنوں میں ان کا شمار عورتوں اور بچوں سمیت قریب ایک سو پچاس کے ہو گیا لیکن محمد صاحب ابوبکر اور علی کے خاندانوں سمیت مکہ میں رہے قریش نے یہہ حالت دیکھ کے ایک جلسہ کیا اور محمد صاحب کو قتل کرنے کے لئے سازش کی محمد صاحب اور اس کے ساتھیوں نے جب اس بندش سے آگاہی پائی تو وہ کوہ ثور کے ایک مغارے میں جا چھپے اور تین دن تک وہیں رہے اس کے بعد وہ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے یہہ سفر ہجرت کہلاتا ہے جو ماہ جون ۶۲۲ء میں ہوا اور اس ہی سے سن ہجری شروع ہوتا ہے۔

ربنالڈ کا قصہ

پہلا باب

طاعون کا فسانہ اور مسیحی نور کا زمانہ

لگا دی آگ نالوں نے فلک پر
فرشتوں کی زبان پر الامان ہے

غالباً ناظرین کو یاد ہوگا کہ گذشتہ ۱۹۰۰ء کے آخر سے اگلے سنہ ۱۹۰۱ء کے چند ماہ تک کانپور ضلع میں طاعون کس زور سے پھیلا تھا صدہا آدمی روزانہ کارت ہوتے تھے خصوصاً موسم سرما میں تو اسقدر ترقی ہو گئی تھی کہ یومیہ ۳۰۰ اموات ہوتی تھیں اتنی قوت کسی کی قلم میں نہیں جو اُن ہیبت ناک ایام کا نقشہ لکھکر پیش کر سکے صدہا ہزار۔ مال والے گداگر بن بیٹھے۔ صدہا بےچین امیر ہو گئے۔ لاش اُٹھانے کے لئے مرحوم کے عزیز و اقارب پاس نہ پھٹکتے تھے۔ امیر تو بےچین کرایہ کر کے مردہ کو مرگھٹ میں لیجاتے تھے۔ مگر غریب اور اوسط درجہ کے آدمیوں کی بڑی آفت تھی۔ وہ بیچارے لاشوں کو ٹھیلوں میں ڈھوتے تھے۔ ہزاروں لڑکے یتیم۔ عورتیں بیوہ۔ والدین بےاولاد ہو گئے ملک الموت نے بچے نوجوانوں کی طرف خصوصاً اور بڈھے مریضوں کی طرف عموماً رُخ کر لیا۔ جب ایسی بے دے ہی تو کانپور جیسا گلزار شہر ایک طرف سے ویران ہو گیا۔ ہزارہا مکانوں میں قفل پڑے نظر آنے لگے سب کو شہر ہو کا مکان معلوم ہوتا تھا۔ اُن دنوں امریکن مشن کی ہمدردی محنت۔ جانفشانی۔ مگر الفت نومی قابل دید تھی۔ جب کہ لوگ بیماروں کو چھوڑ کر بھاگ رہے تھے لاشوں کا اُٹھانیوالا کوئی نظر باقی نہ رہا تھا اُسوقت اس مشن کے کارپردازے لیکر حاکم تک بیماروں میں کود کود پڑتے تھے۔ اُن کا علاج کرتے۔ غریبوں کو دودھ اور خوراک کا انتظام کرتے اُن کی خدمت خود اپنے ہاتھوں کرتے تھے۔ ایک طرف تو پلیگ اپنا زور شور دکھلا رہا تھا دوسری طرف جہالت اپنا ساتھ دے رہی تھی۔ لوگ طاعون کو مجسم شخص سمجھتے تھے۔ اکثروں نے تو افواہ اُڑا رکھی تھی کہ رات طاعون ہمارے یہاں پکار گیا ہے۔ مگر جنے کچھ جواب نہیں

دیا۔ کوئی کہتا تھا کہ طاعون سرکار اور ڈاکٹر پھیلاتے ہیں کوئی کہہ بھاگا کہ جس دوا سے گھر دھوتے ہیں اُسی میں طاعون ملا دیتے ہیں۔ کسی نے اُڑا دیا کہ سرکار کے ملک پر دوسرا حاکم چڑھا آتا ہے سو اُس حاکم کے ڈرانے کو سرکار نے طاعون پھیلائی ہے۔

بعض بعض تو کہتے تھے کہ طاعون بنی ہو جائیگے جائیگا۔ دوسرے نے جواب دیا کہ تو پھر طاعون سرکار سے کیوں نہیں کہتی کہ مجھے ہو جا دو۔ کوئی بول اُٹھا راجی وہ تو اُن کے قبضہ میں ہے۔ الغرض ایسی جہالت کی باتیں عوام میں پھیل رہی تھیں۔ کوئی کسی کا سمجھانا بھی نہ مانتا تھا اور مسیحیوں سے تو علانیہ مخالفت کیجاتی تھی۔ لیکن مشن کے لوگ بڑی خندہ پیشانی سے اُن کا علاج کرتے اور سب باتیں بسانیت اُن کی برداشت کرتے تھے جس کا نتیجہ خدا نے چند ہی دن کے انتظار میں دکھلا یا یعنے اُن کی دوا سے صدہا آدمیوں کو صحت ہوئی اور پورا موضع جو اوناؤ کے قریب ہے اُسمیں تو جس قدر بیمار ہوئے سب چنگے ہوئے۔ صرف ایک شخص جس نے بدپرہیزی کی مر گیا تھا۔ یہہ خدا کی خاص رحمت مسیحیوں کی محنت پر نمایاں ہوئی تھی۔

اُن دنوں امریکن مشن کی دوائی اور محنت نے کانپور اور کانپور کے اضلاع میں کئی تحصیل و مواضعات میں بڑی تسلی پیدا کر دی تھی اور وہ بدخیالات جو مسیحیوں اور انگریزوں کی طرف سے عوام میں پھیلے تھے کچھ کسی قدر دور ہونے لگے۔ اُنہیں ایام ناگفتہ میں ایک عیسائی مسٹر رینالڈ نامی اس مرض میں گرفتار ہوا اُس کی خبر پادریوں کو پہنچی پادری صاحب نے حتی المقدور اُس کا علاج کیا لیکن سب بیکار ثابت ہوا۔ مسٹر رینالڈ کے بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ اوصاف ردیہ ظاہر ہونے لگے تھے۔ ہاتھ پیر میں مُردنی چھانے لگی تھی۔ مگر صاحب برابر اپنا علاج کئے جاتے تھے۔

اگرچہ چند برس سے مسٹر رینالڈ مع اپنے خاندان کے مسیحی کلیسیا سے الگ ہو کر دھریہ پن اختیار کر چکے تھے اُن کا تعلق کسی مشن سے نہ رہا تھا بلکہ یہہ کہنا چاہئے کہ خدا اور خداوند مسیح سے بھی اُن کا قطع تعلق ہو چکا تھا۔

مسیحیوں کا عام دستور ہے کہ کوئی شخص خواہ کسی مذہب اور کسی خیال کا ہو وہ اپنی ہمدردی ضرور دکھلاتے ہیں کیونکہ خداوند مسیح کی نہ صرف تعلیم بلکہ اُس کا عملی اثر اُن کو ایسے امر پر مجبور کرتا ہے۔ چنانچہ مسٹر رینالڈ کی جب ردی حالت ہو رہی تھی اُس وقت چند مسیحی وہاں حاضر ہو کر اُن کی خدمت کر رہے تھے۔ مسز رینالڈ اپنے شوہر کی خراب حالت دیکھ کر یک بیک چیخ اُٹھی اور ڈھاڑیں مار مار کے رونے لگی۔ اتنے میں پادری صاحب دوا لیکر تشریف لائے۔ مسز رینالڈ اپنے رونے سے کہاں فراغت تھیں۔ بیچارے صاحب نے خود دوا گھول کر پلائی اور چند منٹ کے بعد مسٹر رینالڈ کو دست آنا شروع ہوئے۔ صاحب نے موقع دیکھکر گولی کھلائی اُس سے اُنہیں افاقہ ہوا اور سہمے ہوئے الفاظ میں کہنے لگے۔

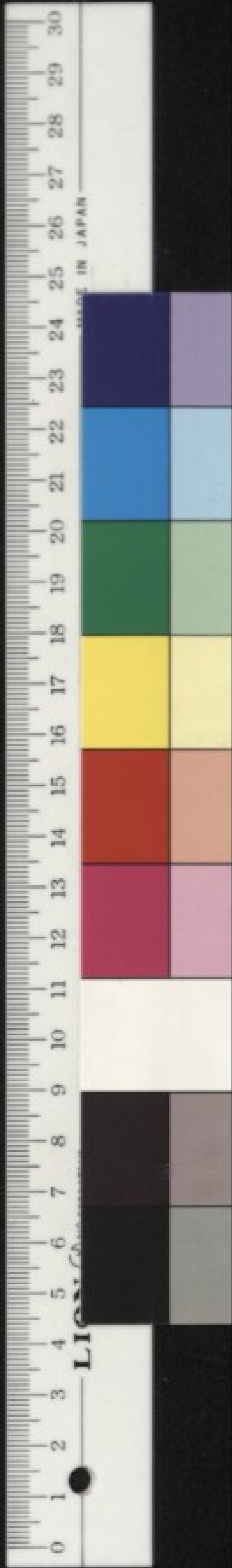
"یہہ تنبیہہ خداوند کی طرف سے ہے اسکو میں خوب نہیں جانتا" مسٹر رینالڈ کے لئے یہہ الفاظ اُن کی مایوس بیوی کے لئے اُمید پیدا کرنیوالے کافی تھے اُس کا رونا بند ہوا۔ بچے جو ماں کے ساتھ سسک رہے تھے خاموش ہوئے صاحب نے کہا کہ مسز رینالڈ اب میں جاتا ہوں آپ مسٹر رینالڈ کو سوائے پانی کے تھوڑا دودھ پلاتے رہنا۔ شام کو پھر آکے دیکھوں گا۔ یہہ کہکر صاحب چلے گئے اور مسز رینالڈ اپنے شوہر کی خدمت میں مشغول ہوئیں۔

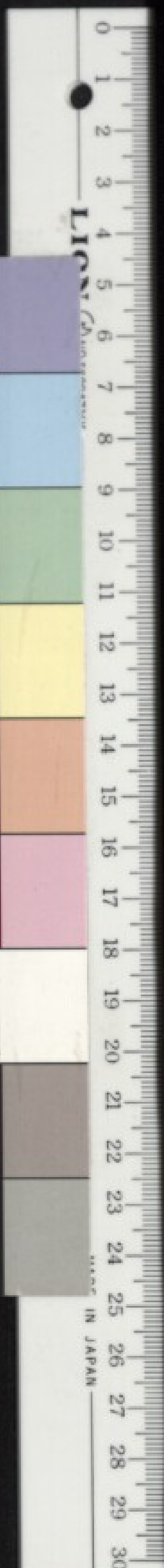
اُن کو بجائے پانی کے دودھ دیا جانے لگا اور مریض کی خاطر خواہ حفاظت کی گئی جس سے مسٹر رینالڈ ۲ ہفتہ میں بالکل چنگے ہو گئے۔ باقی آیندہ

مسیح کا چال چلن

(۲) بائبل کا مسیح حلیم اور خاکسار تھا۔ وہ کہتا ہے "میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں"۔ وہ گالیاں کھا کے گالی نہ دیتا تھا اور دکھ پا کے دھمکاتا نہ تھا (۱ پطرس ۲: ۲۳) جیسے بھیڑ اپنے بال کترنیوالے کے آگے بے زبان ہے اُسی طرح اُس نے اپنا منہہ نہ کھولا۔ (یسعیاہ ۵۳: ۷) اُس کے منہہ پر تھوکا گیا۔ طمانچہ مارا گیا۔ سر پر کانٹوں کا تاج رکھا گیا ٹھٹھوں میں اُڑایا گیا۔ پر اُس نے ذرا بھی اپنے مخالفوں کا سا منہ نہ کیا۔ اُس کے دشمنوں نے اُسے صلیب دی اُس نے اُن کے لئے دعا مانگی۔ ایسا حلیم اور ایسا خاکسار دنیا کی تواریخ میں اور کون ہوا۔ وہ تیر دھنک لیکے راکشسوں کو ہلاک نہیں کرتا۔ وہ تلوار لیکے کافروں کو فنا نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنی خاکساری۔ حلیمی۔ صبر خود نثاری سے دنیا کو جیت لیتا ہے۔ وہ نہ صرف اپنے دشمنوں کے آگے حلیم تھا بلکہ اپنے شاگردوں کے آگے بھی حلیم تھا یہانتک کہ اُس نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوئے کون گرو اپنے چیلوں کے پاؤں دھوتا ہے؟ نہ نانک نہ کبیر نہ محمد نہ بدھ نہ سقراط نہ کانفیوسیس۔ مسیح کی حلیمی دنیا کی تواریخ میں بے مثل اور لاثانی ہے۔

(۳) وہ نہایت ملائم دل تھا۔ یسعیاہ نبی اُس کی آمد سے قریب ۷۰۰ برس پیشتر اُسکی بابت پیشگوئی کرتا ہے۔ "خداوند خدا کی روح مجھ پر ہے کیونکہ خداوند نے مجھے مسح کیا تاکہ مصیبت زدوں کو خوشخبریاں دوں۔ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں ٹوٹے دلوں کو درست کروں اور قیدیوں کے لئے چھوٹنے اور بندھووں کے لئے قید سے نکلنے کی منادی کروں۔ کہ خداوند کے سال مقبول کا اور ہمارے خدا کے انتقام کے روز کا اشتہار دوں۔ اور اُن سب کو جو غمزدہ ہیں تسلی بخشوں" (یسعیاہ ۶۱: ۱ اور ۲) مسیح نے اس پیشگوئی کو اپنے اُوپر عاید کیا دیکھو لوقا ۴: ۱۸ مسیح کی خدمت اور زندگی اس پیشگوئی کے مطابق تھیں۔ وہ گنہگار اور محصول لینے والوں کا دوست تھا وہ ٹوٹے دلوں اور مصیبت زدوں کا پیارا تھا۔ نائین کی بیوہ کے بیٹے کو جلاتا۔ جیرس کی بیٹی کو وہ اُٹھاتا۔ لعزر کی قبر پر وہ روتا۔ کوڑھی کو وہ پاک صاف کرتا۔ اندھے لنگڑے مفلوج۔ ناتوان کو وہ چنگا کرتا۔ وہ بے شمار غم آلودہ دلوں کو تسلی سے بھر دیتا ہے۔ اُس کا ملائم دل دنیا کے تمام دکھی اور لاچار دلوں کو گویا اپنے ساتھ چپٹا لیتا تھا۔ کیسا ہی گنہگار کیوں نہ ہو کیسا ہی نفرتی کیوں نہ ہو۔ کیسا ہی حقیر اور بے قدر کیوں نہ ہو صرف مسیح پاس آوے۔





وہ تمہیں اپنے ملائم دل میں لے لیگا۔ یوحنا اُس کے سینے پر ٹیکا کرتا۔ مائیں اپنے بچوں کو اُس کی گود میں دیتیں۔ گنہگار عورتیں اپنے آنسوؤں سے اُسکے پاؤں دھوتیں۔ وہ کسی کو نہیں کہتا ہے کہ میرے پاس سے چلا جائے۔ وہ کہتا ہے۔ "اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا۔ میرا جوا اپنے اوپر لے لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے جیوں میں آرام پاؤ گے۔ کیونکہ میرا جوا ملائم اور میرا بوجھ ہلکا ہے" آہ یہ کیسی عجیب بلاہٹ ہے۔ مسیح نے اپنے دل کو کل جہان کے لئے کھول دیا ہے۔ اُس کا دل ایسا فراخ ہے کہ کل جہان وہاں پناہ لے سکتا ہے۔ اُس کے دل میں ایسا ایک راحت کا چشمہ ہے کہ کل جہان اُس سے آسودہ ہو سکتا ہے۔ اِس بلاہٹ کا ایک ایک لفظ بے نہایت گہرا ہے۔ اتھاہ سمندر کیطرح اِس میں ڈوب جاؤ۔ اپنا غم آلودہ دل اُسمیں ڈالکر کامل آرام و آسودگی حاصل کرو۔

مسیح اگرچہ حلیم۔ خاکسار و ملائم تھا تاہم وہ ناراستی کو نظر انداز نہیں کرتا تھا۔ اکثر دنیا داروں میں جو حلیم ہوتا ہے سو دلیر نہیں ہوتا۔ جو دلیر ہوتا سو ملائم نہیں۔ مگر مسیح کی چال چلن میں حلیمی۔ خاکساری اور ملائمی کے ساتھ حد درجہ کی دلیری و طاقت نظر آتی ہیں۔ وہ ٹوٹے دلوں کو درست کرتا ہے [illegible] کو لوٹتا ہے۔ وہ بیکس و لاچار کو اپنی چھاتی سے لگاتا ہے پر ریاکار کو ملامت کرتا۔ یوں ہم دیکھتے ہیں کہ وہی مسیح جس نے کہا "اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ" وہی مسیح ریاکار فقیہوں اور فریسیوں کو جو موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں سخت ملامت کرکے کہتا ہے۔ "اے سانپو اور اے سانپ کے بچو تم جہنم کے عذاب سے کیونکر بھاگو گے" (متی ۲۳/۳۳) وہ اس امر میں اپنے شاگردوں کی بھی رعایت نہیں کرتا ہے جب قیصریہ فلپی کی اطراف میں مسیح اپنے شاگردوں کو سکھلانے لگا "ضرور ہے کہ ابن آدم بہت سا دکھ اُٹھاوے اور وہ بزرگوں اور سردار کاہنوں اور فقیہوں سے رد کیا جائے اور مارا جائے اور تین روز کے پیچھے جی اُٹھے"۔ تب پطرس اُسے الگ لیجا کے اُس پر جھنجھلانے لگا۔ پر وہ پھر کے اور اپنے شاگردوں پر نگاہ کرکے پطرس پر جھنجھلایا اور کہا اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو کیونکہ تو خدا کی چیزوں کی نہیں بلکہ انسان کی چیزوں کی فکر کرتا ہے" (دیکھو مرقس ۸/۳۱-۳۳) وہ جو یروسلم پر نوحہ کرتا ہوا "اے یروسلم اے یروسلم ...... میں نے کتنی بار چاہا کہ تیرے لڑکوں کو جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے اکٹھے کرتی ہے جمع کروں پر تم نے نہ چاہا" (متی ۲۳/۳۷ لوقا ۱۳/۳۴) وہی مسیح یروسلم کی بربادی کی بابت نہایت دہشتناک پیشگوئی کرتا ہے۔ مسیح کی زندگی ایک طرف مکھن کیطرح ملائم تھی۔ دوسری طرف پتھر کی طرح سخت تھی وہ ایک طرف مرغی کیطرح اپنوں کو اپنے پروں تلے چھپاتا ہے دوسری طرف وہ مانند ایک پتھر کے ہے۔ "جو اس پتھر پر گریگا چور ہو جائے گا۔ پر جس پر وہ گرے اُسے پیس ڈالے گا" (متی ۲۱/۴۴ مقابلہ کرو لوقا ۲۰/۱۸)۔

مُراسلات

تفریحات جسمانی

اب ہم چند فوائد بتلاتے ہیں جو کہ اس نئی طرز کے اختیار کرنے سے حاصل ہوں گے اول اس سے بد دیانتی رشوت دھوکہ مجنونانہ جوش۔ بدزبانی شیخی۔ دشمنی۔ جھگڑے اور مکاری اور دنگابازی جو اکثر موجودہ طریق کے ہمرکاب جاتے ہیں بہت ہی کم ہو جائینگے ان برائیوں کے باعث پر غور کرو تو آپکو معلوم ہوگا کہ عملی طور پر ان کی جڑ صرف ایک ہی بات ہے یعنی مقابلہ۔ اِن کھیلوں پر جو عام لوگ کھیلتے ہیں اور جن سے بڑی برائیاں پیدا نہیں ہوتیں مقابل کا لفظ عاید نہیں ہو سکتا۔

دوم اس سے کھیل عموماً دلچسپ اور مرغوب زیادہ ہوگا کیونکہ ہر ایک شخص کو جو کھیلنا جانتا ہے یکسان موقعہ ملیگا اور چند ایک ہی جو بڑھیا کھلاڑی کہلاتے ہیں عملاً کھیل کے اجارہ دار نہ رہینگے سوم اس سے وہ ترغیب بھی جاتی رہیگی جس کے باعث عمدہ کھلاڑی اپنے کام سے غافل ہو کر کھیل ہی میں بہت سا وقت صرف کر دیتے ہیں کیونکہ انہیں اپنے کمال کے عوض نہ تو تعریف ملیگی نہ انعام چہارم اس سے خرچ میں بہت بچت ہوگی طلبا کی ایک خاص تعداد کے لئے نئے طرز پر کرکٹ کھیلنے میں موجودہ طرز کے خرچ کے پانچویں حصہ سے بھی کم لاگت آئیگی۔ عام مدارس میں یہ ایک بہت بھاری قابل غور امر ہوگا۔

پنجم اس سے کھلاڑی ضبط۔ اعتدال۔ حلم۔ بے غرضی اور دیانتداری کے عادات سیکھینگے ضبط طلبا کے درمیان وقت کی ٹھیک ٹھیک تقسیم سے حاصل ہوگا اِس بات کی اس ملک میں بہت ضرورت ہے اعتدال کھیل کو مقررہ حدود کے اندر لانے سے سکھایا جائے گا کھیل کے ختم ہونے کا عین وقت معلوم ہوگا اور اس کو گھنٹوں یا دنوں تک طوالت نہ دیجائیگی جبکہ موجودہ طریقہ رنجش کی زیادتی کا باعث جو شور و شغب اور لڑکپن اور بے رحمی ہے ترک کیا جائیگا تو ایک گونہ حلم کی تعلیم ہوگی اور جب ایک کھیلنے والا بیٹ یا بال دوسرے کھلاڑی کو دیگا تو خودغرضی کا عیب بھی رفع ہو جائیگا اور جب دھوکہ دینے کی ترغیب نہ ہوگی تو خود دیانت کا استعمال ہوگا نیز مروجہ طریقے کے استعمال میں فریب سے ایک رن یا گول ہی کا فایدہ اکثر حاصل ہوتا ہے۔

ششم اس ترمیم شدہ طریق سے پُرجوش خطرناک شخص بھی جمع ہونے سے رک جائینگے نئے طریق میں کوئی چیز ایسی جوش دلانیوالی نہ ہوگی جس سے کہ بے فائدہ تعریف اور چیخ و شور و شغب پیدا ہو تماشائیوں کے آرام کے واسطے بیٹھک خانہ کی ضرورت نہ ہوگی کیونکہ وہ تھوڑے ہوں گے اور لہذا جنگلے وغیرہ کی کوئی شکست و ریخت نہ ہوگی جس سے جان و اعضا معرض خطر میں ہوں۔

ہفتم اس سے زمانے کی موجودہ صورت پلٹا کھا جائیگی جس سے لوگ بلا تحاشا گاڑی اور بکثرت سائیکل چلانے گھوڑ دوڑ کرنے اور جوا کھیلنے کی طرف مائل ہیں۔

راقم د پادری اجارج وا

ٹوکیو سے خبر ملی ہے کہ گورنمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ پانچ کروڑ سکہ ین ضرورت کے موافق خرچ کرے۔

قادیانی پیر

ہنگام وعظ چرب زبانی ذرا سنو
یون تو دکھائی دیتے ہیں واعظ غریب سے

(ریویو آف ریلیجنس بابت ماہ نومبر و دسمبر)

رہنا المسیح کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے اور وہی خصوصیات اپنے میں دکھاتے ہوئے پیر جی صفحہ ۴۳۱ میں لکھتے ہیں کہ یہود لوگ مسیح کے وقت میں بہت فرقوں پر منقسم ہو گئے تھے۔ آخری مسیح کے وقت مسلمانوں کی یہی حالت ہی؛

پیر جی نے اچھے جوڑ توڑ لگانے شروع کئے ہیں یہہ تو وہی مثال ہوئی کہ چونکہ چاول لال ہیں۔ اس لئے زمین گول ہی کیا اسلام کے فرقے آج سے ہیں؟ البتہ قادیانی کی بدولت ۷۲ فرقوں میں ایک اور فرقے کی زیادتی ہو گئی ہی۔ یعنے فرقہ احمدیہ یا فرقہ قادیانی صفحہ ۴۳۱۔ جرمن کے بادشاہ نے بھی اس عقیدہ (تثلیث) کے ترک کی طرف اشارہ کر دیا ہی۔ واہ پیر جی خوب بے پر کی اڑاتے ہو۔ اچھے الہام سوجھتے ہیں۔ کوئی تو خدا لگتی کہو۔ خیالی پلاؤ کہاں تک پکاؤ گے۔ یہہ جھوٹ کب تک چلیگا؛

کبھی یہہ کہ کبھی وہ کہ کبھی کچھ کہ کبھی کچھ ہو
تمہارا مدعائے دل یہی مضمون خیالی ہو

صفحہ ۴۳۳۔ اُس دن ایک عیسائی جو ابھی عدالت میں میرے ساتھ پیش کیا گیا تھا (پیر جی اُس دن تو کئی خونی اور ڈاکو مسلمان عدالتوں میں پیش ہوئے تھے۔ آپ کن کن میں شامل ہونگے۔ کسی مسلمان صوفی صافی کے قول کو آپ بھولے جا رہے ہیں۔ آپ ہی کا حق ہی؛

کہا نبی کو کرو ہدایت کہا یہہ شیطان کو کرکے لعنت
ادھر سکو نہ آنے دینا خدا کی باتیں خدا ہی جانے

صفحہ ۴۳۳۔ ریل کی سواری پیدا ہو گئی جسکی خبر قرآن شریف میں پائی جاتی ہی۔ مسلمان ہی آپ کے خرافات کا جواب دینگے۔ اچھی رد کی سوجھتی ہی۔ اگر واقعی یہہ پیشگوئی قرآن میں ہی تو آپ کی حق سے رد گردانی پر آپ ہی کے واسطے جبرائیل قرآنی یہہ آیت لائے ہونگے۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ...الخ؛

صفحہ ۴۳۵۔ اُس زمانے کے لوگ ابھی زندہ ہی ہونگے کہ میں آ جاؤنگا۔ پیر جی مرحوم آتھم صاحب اور احمد بیگ کی نسبت پیشگوئی کے نہ پورے ہونے پر خاک ڈال ڈالکر بیان کرتے ہیں کہ بعض پیشگوئیاں عوام کی نظر میں پوری ہوئی معلوم نہیں ہوتیں مگر اصل میں پوری ہو جاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ رہنا المسیح کی اس پیشگوئی کا بیان کرتے ہیں جو انجیل متی باب ۲۴۔ آیت ۳۴ میں مرقوم ہی کہ جب تک یہہ سب کچھ ہو نہ لے۔ اس پشت کے لوگ گذر نہ جائینگے

یہہ تو پیر جی کی عقل کا پھیر ہی۔ اول تو آیت لفظ بلفظ نہیں لکھی۔ پھر مطلب اُلٹا بیان کیا۔ اُس کے حل کرنے کیواسطے زبور ۲۲۔ آیت ۳۰ کو دیکھنا چاہئے۔ اس زبور میں ہمارے خداوند کے دکھوں کا بیان ہی۔ اور ان دکھوں کے مبارک پھلوں کا تذکرہ ہی۔ اس سے مراد وہ نہیں جو مرزا جی بیان کرتے ہیں۔ زبور نویس بیان کرتا ہی کہ اُس کے دکھوں سے ایک نئی پشت شروع ہوگی۔ جو موسیٰ کی پشت یا اُمت سے الگ ہوگی۔ اُسی کی طرف ہمارا خداوند اشارہ کرتا ہی کہ یہہ نئی پشت جو اب شروع ہوگی یعنے مسیحی نسل یا مسیحی اُمت ابھی پشت تمام نہ ہوچکے گی۔ کہ یہہ باتیں ہو وینگی۔ اور ہوتی رہینگی جبتک اُس کا شمار پورا نہ ہو۔ قیامت نہ آویگی۔ زبور کی وہ آیت یہہ ہی کہ ایک نسل ہوگی جو اُس کی بندگی کریگی۔ وہ خداوند کی ایک پشت گنی جائیگی؛

کیوں اب آپ کی سمجھ میں آیا کہ ہمارے خداوند کا مطلب پشت سے کیا ہی۔ اس سے آپ کی جھوٹی اور باطل پیشگوئی سے کیا واسطہ۔ آپ قرآن کی تفسیر کیا کریں۔ انجیل کی تفسیر ہم مسیحیوں کیواسطے رہنے دیں؛

صفحہ ۴۳۵۔ پیشگوئی کا ماحصل یہہ تھا۔ کہ ہم دونوں فریق میں سے جو جھوٹا ہی۔ وہ سچے سے پہلے مریگا؛

پیر جی کہیں تو جھوٹ کی حد کرو۔ آخر خدا کو جواب دینا ہی۔ پیشگوئی کا ماحصل یہہ تھا کہ پندرہ مہینے کے اندر مریگا اور یہہ نہ ہوا۔ اور آپ جھوٹے ہوئے۔ جھوٹ پر جھوٹ۔ جھوٹ پر جھوٹ باندھنے سے کیا حاصل۔ اس سے بہتر تو وہی تھا۔ جو حضرت محمد نے لات و عزیٰ کی شان میں فرمایا۔ اور پھر کہدیا کہ شیطان نے میرے منہہ میں یہہ بات ڈالی تھی آپ بھی اگر یہی کہدیتے۔ تو آپ کی جان چھوٹ جاتی پیر جی یاد رکھنا؛

پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

راقم۔ ابو احمد

عبد الغفور آریا

اس مختون آریا نے ۱۱۶۔ اعتراض قرآن کی تعلیم پر کئے ہیں۔ سو اُن کا جواب مسلمانوں کے ذمہ ہی۔ سنا ہی کہ مولوی نور الدین بھیروی لکھ رہے ہیں۔ مجھے صرف ایک بات اُس کی نسبت کہنی ہی۔ جو کہ دیباچہ کے صفحہ ۹ میں لکھی ہی؛

یہہ مختون برہم چاری تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن اور اسلام کو سب سے نچلے درجہ میں پایا۔ بائبل اور عیسائیت کو اس سے اوپر اور کئی درجہ اوپر اور بہتر پایا میں عیسائیت کو قبول کر لیتا۔ اگر عیسائیت کی روح تثلیث معہ چند دیگر واہیات کے میرے رستے میں روک نہ ہوتیں؛

لاریب تثلیث کا مسئلہ ایک سخت لمبی چٹان ہی تاہم کروڑہا لوگ مانتے ہیں۔ جن کی آنکھیں خدا نے کھولی ہیں۔ مگر افسوس ہی کہ بلا تحقیق و تفتیش مختون برہم چاری نے اُسکو رد کیا۔ محققوں کا یہہ کام نہ تھا۔ کیا انہوں نے کسی مسیحی مشنری یا کسی ایسے مسیحی سے جو محمدیوں سے مسیحی ہوا ہو۔ اُس کی بابت دریافت کیا۔ سخت افسوس ہی کہ بلا تحقیق انہوں نے اسلام کو چھوڑا۔ ایسے زود دانش شخص پر نامختون آریوں کو فخر ہو تو ہو۔ کیونکہ ملاقات کے وقت جب میں نے اُن سے دریافت کیا۔ کہ تناسخ اور نیوگ کی بابت آپ کی کیا رائے ہی۔ تو جواب دیا کہ ابھی میں اس کی اسٹڈی کر رہا ہوں۔ میں نے عرض کی کہ پھر تو بہت دانائی آپ نے نہیں کی۔ کہ بغیر کامل تسلی کے آپ نے

اسلام کو خیر باد کہکر آریا دھرم قبول کیا۔ اسلام میں کیا نقص پایا۔ جواب دیا کہ گوشت خوری۔ اُن کی اس لیاقت اور تحقیق پر مجھے ایک لطیفہ یاد آیا ہے۔ جو ناظرین کے مذاق کی خاطر لکھتا ہوں۔ جو حسب حال نختوں پر ہم چاری کے ہے؀

لطیفہ

ایک جولاہا رات کو کسی ساہوکار کے گھر چوری کو گیا اسباب کی گٹھری باندھ کر دیوار سے چوکو دنے لگا۔ تو گٹھری اندر گر گئی۔ اور آپ دیوار کے باہر گر گیا۔ اور بھاگ گیا صبح کو پولیس اور لوگ اکٹھے ہوگئے۔ کسی کو پتہ نہ لگے کہ چور کس راستہ آیا۔ اور کیونکر گٹھری چھوڑ کر چلا گیا۔ چور جولاہے نے دیکھا کہ لوگ کسقدر حیران ہیں۔ تو کہنے لگا۔ کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ چور اس رستہ سے اندر کودا اور اسباب نکال کر باہر صحن میں گٹھری باندھی۔ اور اس راستہ دیوار پر چڑھا۔ جیوں باہر کودنے لگا۔ تو گٹھری اندر اور میں باہر بعینہ یہی حال اس نختوں آریا پر ہم چاری کا ہے مجھے تو ان کے حال پر سخت افسوس ہے کہ گڑھے سے نکلکر کنوئیں میں گر گیا۔ کاشکہ اب بھی سمجھوں سے ملکر اپنی تسلی کرے۔ اگر تسلی نہ ہو سکے۔ تو خیر وہ بری الذمہ ہونگے تحقیق تو فرض ہے؀

راقم ایک سمجی جسنے اسلام کو ترک کیا

ایک امریکن امیزادی جو حال میں ایک ٹیکس انگریز سے بمقام لنڈن بیاہی گئی ہے مبلغ تین کروڑ روپیہ جہیز کی صورت میں اپنے ساتھ لائی ہے۔ اور ان دنوں یہہ بات کچھ رسم ورواج میں داخل ہوگئی ہے کہ امریکہ کی عورتیں انگریزی امراؤں سے بیاہ کرنا زیادہ پسند کرتی ہیں؀

اس پر امریکہ کا ایک اخبار نویس افسوس کرتا ہے کہ اگر یہی حالت رہی تو امریکہ کی تمام دولت انگریزوں کے قبضہ میں چلی جائے گی۔ اسوقت تک امریکہ کیجو توں کے جہیز میں جو رقم دی جاچکی ہے اُس کا اندازہ ساٹھ کروڑ روپیہ کے قریب کیا گیا ہے؀

وَاقعات اَور رَائیں

کابُل میں روسی جاسوس۔ افغانستان میں شاہی کمرہ میں روسی جاسوس پایا گیا۔ اگرچہ حسب معمول جب امیر کابل صبح کے وقت صفائی شہر دیکھ کر واپس آئے اور مصاحبوں سے گفتگو میں مصروف ہوئے تو ایک مصاحب پیشانی میں بل ڈالکر بے اختیار ہنس پڑا۔ امیر صاحب نے اُس سے علیحدہ لیجا کر اس بے موقعہ خندیدگی کی وجہ دریافت کی اُس نے کانپتے ہوئے عرض کیا کہ واقعی میں نے سخت نمک حرامی کی ہے اب میری زندگی میں خیر نہیں اور میں اسی قابل ہوں جب آپ کل معاینۂ شہر کی غرض سے تشریف لے گئے تھے تو میرا ایک دوست جو روس کا جاسوس ہے آپ کے مکان میں چلا آیا شاید وہ اس وقت چلا گیا ہو یا مکان کے اندر موجود ہو یہہ مجھے معلوم نہیں۔ امیر صاحب کے غیظ وغضب کی اس وقت کوئی انتہا نہ تھی اور ایک خوفناک سماں لوگوں کی نظروں کے سامنے تھا۔ امیر صاحب مکان کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور جب اندر پہنچے تو اُسکو شاہی بارہ دری کے کمرے میں پایا جسمیں چار چار من کے گیارہ قفل لگے ہوئے تھے۔ امیر مرحوم اور امیر حال کی وہ خط وکتابت جو فرمانروائے ممالک غیر سے کی گئی تھی وہ جاسوس کے سامنے پڑی تھی امیر حیران رہ گئے کہ ایسے محفوظ مقام تک یہہ کیونکر پہنچا۔ تلاشی لینے پر اُس کے پاس بہت سی کنجیاں برآمد ہوئیں۔ امیر صاحب نے جاسوس کو گرفتار فرمالیا۔ اور مصاحب سے فرمایا کہ مناسب یہہ ہے کہ تمہاری وہ زبان جس نے یہہ مقام اُس کو بتلایا اور وہ پاؤں جو اُس کے یہاں تک پہنچانے کا موجب ہوئے کاٹ دئے جائیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا؀

دوسرے روز امیر کابل نے جیلخانہ میں اُس جاسوس سے دریافت کیا کہ تم خود آئے تھے یا روس نے اسکو بھیجا تھا اُس نے جواب میں کہا کہ میں فرستادہ تھا۔ اور اس خطرناک کام کی انجام دہی کے صلہ میں علاوہ سفر خرچ اور ایک ہزار پونڈ ماہوار تنخواہ ملتی تھی اس جاسوس کو پھانسی دی گئی؀ (ہندوستانی)

دل کی حالت بتلانے والی کل۔ واشنگٹن کے مشہور آفاق ڈاکٹر گار شرنے ایک مشین پیٹنٹ کرائی ہے جس کا آج کل طبی دنیا اور اہل سائنس میں بڑا چرچا ہے عموماً ایسا ہوتا ہے کہ مریض دل کی حرکت کمزور ہو جانے سے ڈوبتا جاتا ہے اور ہر وقت خبر نہ لینے سے اسی حالت میں مرجاتا ہے جب کہ اُس کے رشتہ دار خیال کرتے ہیں کہ وہ آرام کی نیند میں پڑا سوتا ہے ایسی حالتیں کمزور مریضوں پر بارہا گذرتی ہیں لیکن ہوشیار ڈاکٹر ایسے موقعوں پر بڑی احتیاط سے نگرانی کرتے ہیں۔ مگر اب تک کوئی ایسا آلہ نہ تھا کہ خود بخود مریض کے دل کی حرکت کی کیفیت معلوم ہوتی رہے۔ ڈاکٹر گاشر کی ایجاد سے یہہ خطرہ دور ہوگیا ہے کہ مریض کا دم نکلجائے اور کسی کو خبر نہو۔ موجد نے اس آلہ کا نام "محافظ نبض" رکھا ہے یہہ چھوٹا سا آلہ جہازوں کی کمپاس کے مشابہ ہے۔ اس میں ایک ڈائل ہے جس میں درجے بنے ہوئے ہیں اور ایک باریک سوئی جو نبض کی حرکت کے ساتھ ہلتی رہتی ہے اور بتلاتی ہے کہ خون رگوں میں جاری ہے اور دل اپنا کام کر رہا ہے۔ یہہ آلہ رسٹ واچ کیطرح کلائی پر باندھا جاتا ہے اور اپریشن کرتے ہوئے جب کہ کلوروفارم مریض کو دیا گیا ہو تو بتلا دیتا ہے کہ کلوروفارم کس وقت بند کر دینا چاہئے جب آلہ کی سوئی خطرہ کی طرف جھک جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ مریض کی دل کی حرکت کمزور ہو گئی ہے زیادہ سنگھانے سے مرجائیگا۔ بعض مریضوں کے دل کی حرکت اس خوف سے کمزور ہو جاتی ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ کلوروفارم سے وہ مرجائینگے۔ لیکن "محافظ نبض" لگا کر کلوروفارم دیا جائے تو مریض کو خوف نہیں ہوتا۔ واشنگٹن کے شفاخانوں میں یہہ آلہ بکثرت استعمال ہوتے لگا ہے اور سرجنوں کو اس سے بڑی قیمتی مدد ملتی ہے؀

(ہندوستانی)



پنجاب میں جس طرح لڑکوں کی تعلیم کو روز افزوں ترقی ہے اسی طرح لڑکیوں کی تعلیم کا خیال بھی لوگوں میں غیر معمولی طور پر پیدا ہو چلا ہے۔ خصوصاً آریا فرقہ تعلیم نسواں کی طرف زیادہ مائل ہے ؛

حال میں ایک تعلیم یافتہ ہندو بیڈی نے مرتے وقت یہہ وصیت کی کہ اُس کا دو سالہ بچہ گروکل کی تعلیم گاہ کو روانہ کیا جائے۔ اور اُس کے تمام زیورات اُس تعلیم گاہ کو دے دئے جائیں۔ ایک زنانہ مدرسہ اُن کے شوہر کے نام سے اُن کی جائے سکونت میں جاری کیا جائے۔ جب اُس کا لڑکا پہلا لکچر دے تو اُس کے طلائی کڑے اسکول کی نذر کر دئے جائیں ؛

شاید یہہ بات عام طور پر معلوم نہ ہوگی کہ امیر کابل کے ملک میں ہندوؤں کی آبادی بھی اچھی خاصی ہے۔ خاص قندھار میں بیس ہزار ہندو آباد ہیں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے لباس میں صرف یہہ فرق ہے کہ اہل ہنود سُرخ پگڑی باندھتے ہیں۔ ہرات میں بھی دس ہزار ہندو رہتے ہیں خود امیر صاحب کا ایک سکرٹری ہندو ہے ؛

ایک چیونٹے نے سبق یاد کرا دیا۔ ایک روز موتی لعل گھر میں اُداس بیٹھا تھا۔ ہاتھ میں کتاب تھی۔ آنکھوں سے آنسو ٹپکتے تھے۔ اُس کی ماں نے پوچھا بیٹا! آج اُداس کیوں ہو؟ کیا ہوا ہے کچھ تکلیف تو نہیں ہے موتی نے کہا اماں کیا بتاؤں؟ ماسٹر نے ہماری جماعت سے کہہ دیا ہے کہ فلانی نظم حفظ یاد کر کے لانا۔ جو سب سے اچھا سُنائے گا انعام ملیگا وہ نظم مجھے تو یاد نہیں ہوتی۔ ماں نے کہا کہ یاد کیوں نہیں ہوگی ہمیشہ یاد کرو ہمت نہ ہارو موتی نے کہا کہ لڑکے کہتے ہیں تجھے تو یہہ نظم یاد نہیں ہونے کی محنت کیوں کرتا ہے ماں نے کہا کہ لڑکوں کے کہنے کا کیا ہے وہ تو یوں ہی بکا کرتے ہیں۔ کوشش کرو۔ اور اُنہیں دکھا دو کہ تم یاد کر سکتے ہو۔ موتی نے کہا مجھے تو یاد نہیں ہوگی۔ اول تو دیکھو یہہ نظم ہے کتنی بڑی اور پھر اس کے لفظ کیسے مشکل ہیں۔ یہہ تو میں خوب جانتا ہوں کہ انعام تو مجھے مل نہیں سکتا خیر جہاں تک ہوسکیگا یاد کروں گا۔ کیونکہ سب لڑکے مجھ پر ہنستے ہیں اور مجھے سُست سُست کہتے ہیں۔ ماں نے پیار سے کہا اگر تم سے بہت سبق یاد نہیں ہوتا تو تھوڑا تھوڑا یاد کرو مگر جو کچھ یاد کرو اچھا یاد کرو اُس چیونٹے کو دیکھو دیوار پر کیسے آہستہ آہستہ چڑھ رہا ہے آخر رینگتا رینگتا کڑیوں تک جا پہنچیگا۔ اسی طرح تم بھی روز تھوڑا تھوڑا یاد کرتے رہو۔ عجب نہیں کہ تمہیں ہی انعام ملجائے۔ جب کبھی ہمت ٹوٹنے لگے تو اس چیونٹے کا خیال کر لینا۔ موتی کو جب اُس کی ماں نے اس طرح پر سمجھایا تو اُس کی کچھہ ہمت بڑھی۔ اور وہ اپنے دل میں کہنے لگا کہ خیر میں جماعت کے لڑکوں کی برابری نہیں کر سکتا۔ لیکن اُس چیونٹے سے تو نہیں گیا گذرا ہوں۔ یہہ دل میں ٹھان کر موتی تھوڑی تھوڑی نظم برابر یاد کرتا رہا۔ آخر نظم سُنانے کا دن آیا۔ ماسٹر نے ایک ایک لڑکے سے نظم سُننا شروع کیا پانچ چار لڑکے سُنا چکے تو موتی کی باری آئی جب موتی سُنانے کھڑا ہوا تو لڑکے ہنسنے لگے کیونکہ سب جانتے تھے کہ اسے کچھ نہیں یاد ہوگا۔ لیکن وہ برابر فر فر سُناتا چلا گیا۔ ایک لفظ تک نہ بھولا۔ ماسٹر نے کہا شاباش موتی شاباش۔ اُس وقت موتی خوشی کے مارے پھولا نہ سماتا تھا۔ جب ساری جماعت سُنا چکی تو ماسٹر نے کہا کہ موتی نے سب سے اچھا سُنایا ہے اور اُسی کو انعام دیا ؛

اب ماسٹر نے موتی سے پوچھا کہ بتاؤ تم نے اس نظم کو ایسی اچھی طرح کس طرح یاد کر لیا۔ موتی نے جواب دیا کہ جناب یہہ نظم مجھے ایک چیونٹے نے یاد کروائی ہے۔ موتی کا کہنا تھا کہ سب لڑکے ہنس پڑے۔ ماسٹر نے کہا لڑکو اس میں ہنسنے کی کونسی بات ہے چیونٹے سے نا چیز جانوروں سے بھی ہم بہت کچھہ سیکھہ سکتے ہیں۔ موتی بتاؤ چیونٹے نے تمہیں یہہ نظم کیوں کر یاد کروائی ؟ موتی نے کہا کہ جناب بات یہہ ہے کہ ایک چیونٹا دیوار پر آہستہ آہستہ چڑھتا تھا۔ میں دیکھہ رہا تھا تو وہ ٹھہرا نہ پیچھے کو مڑا۔ برابر چڑھتا چلا گیا۔ میرے دل میں خیال آیا جس طرح چیونٹا آہستہ آہستہ دیوار پر چڑھتا ہے اُسی طرح میں بھی تھوڑی تھوڑی کر کے نظم یاد کر سکتا ہوں میں برابر تھوڑا تھوڑا یاد کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ساری نظم ازبر ہوگئی ؛ ماسٹر موتی سے بڑا خوش ہوا۔ اور اُس نے لڑکوں سے کہا دیکھو ہوشیار تو اپنے گھمنڈ میں رہ جاتے ہیں اور سُست اور ثابت قدم بازی لے جاتے ہیں ؛ فقط

(تہذیب نسواں)

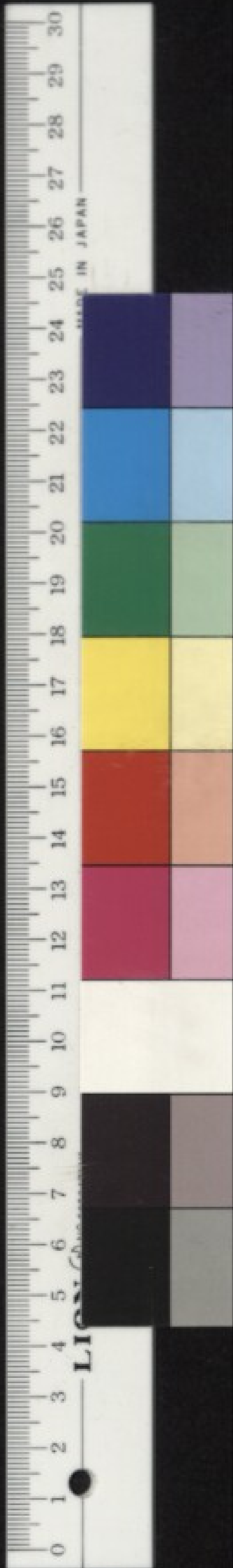
گذشتہ صدی کی آخری حیرت انگیز ایجاد

ایک عجیب نئی روشنی۔ اس موقع پر اس لفظ کے خاص معنی کہ یہہ ایک کتاب کا نام ہے مفہوم نہیں ہیں اور اصطلاحی معنے جو کہ عام طور سے سمجھے جاتے ہیں بلکہ میری مراد اس لفظ سے اُس کے لفظی معنے ہیں یعنی وہ روشنی جس کا وجود پہلے معلوم نہیں تھا اور جو کہ انیسویں صدی میں دریافت ہوئی ہے ؛

اس صدی کی یادمیں اگرچہ پروفیسر ایڈیسن کا نام بھی ہے کہ ایک نیا سیارہ نیپچون دریافت کیا ہے۔ اور ڈاکٹر نینسن کا جنہوں نے کہ نقطہ قطب شمالی معلوم کیا ہے لیا جاوے تو ہماری رائے میں ڈاکٹر رونگٹین کا نام بھی جنہوں نے کہ اس نئی روشنی کو دریافت کیا ہے نہیں بھولنا چاہیئے ؛

یہہ نئی روشنی اس قدر قوی نہیں ہے کہ آنکھہ اس کو معمولی روشنی کی طرح دیکھہ سکے اس پر یہہ سوال ہو سکتا ہے کہ یہہ روشنی کیونکر پیدا ہوتی ہے اور یہہ کیسے معلوم ہوا کہ یہہ روشنی معمولی نہیں ہے اس لئے کہ یہہ کہنا کہ یہہ دکھائی نہیں دیتی اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ ایک نئی روشنی ہے ہم جانتے ہیں کہ سورج یا برق کی روشنی میں علاوہ اُن سات مختلف رنگتوں کی کرنوں کے اور بہت سی ایسی کرنیں ہیں جو اس قدر تیز نہیں ہیں کہ ہماری آنکھہ دیکھہ سکے اور جنکا وجود صرف فوٹوگراف کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہے ممکن ہے کہ یہہ وہی غیر مرئی کرنیں ہیں جنکو کہ نئی روشنی سے تعبیر کیا جاتا ہے ؛

اول ہم اس نئی روشنی کے پیدا کرنے کی تدبیر





بیان کرنا چاہتے ہیں اور اُس کے بعد بتلائیں گے کہ اسمیں اور معمولی روشنی میں کیا فرق ہو اور اگر یہاں بھی لیا جاوے کہ یہہ ایک نئی چیز ہو تو اس سے کیا فایدہ ہو؟

اگر ہم کسی شیشہ کی نلی میں سے تمام ہوا مخرج الہوا کے ذریعہ سے نکال کر اس کو اچھی طرح سے بند کر دیں تو اس صورت میں اس کو کروکیس کی نلی کہتے ہیں۔ اس نلی میں برقی شرار گذارنے سے اُس کے کنارے پر یہہ روشنی پیدا ہوتی ہو اگر ہم اندھیرے میں کاغذ کو بیریم پلٹینو سائنائڈ میں تر کر کے اس نلی سے چھ یا ساڑھے چھ فیٹ کے فاصلہ پر رکھیں تو اس کاغذ پر ایک روشنی کی جھلک معلوم ہوگی بعینہٖ اُسی طرح جس طرح کہ دیا سلائی کو ہاتھ سے رگڑنے سے پیدا ہوتی ہو۔

مگر وہ اس سے بھی زیادہ تیز اور دیرپا ہوتی ہو اگر ہم اُس نلی کے اوپر بہت سی تہیں سیاہ کاغذ کی چڑھا دیں تب بھی اُس جھلک میں فرق نہیں آتا اور اگر اُس نلی اور کاغذ کے درمیان لکڑی کے ٹکڑے یا کوئی کتاب کتنی ہی موٹی کیوں نہو یا چمڑہ یا کسی قسم کی دھات حائل کریں تو بھی اُس جھلک میں فرق نہیں آتا جس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہہ روشنی ان تمام چیزوں میں ہو کر گذر سکتی ہو اور جسکو کہ ہم اصطلاحی الفاظ میں کہتے ہیں کہ یہہ چیزیں اس نئی روشنی کیواسطے شفیف ہیں نہ کہ کثیف۔

اب تک ہم کسی قسم کی روشنی ایسی نہیں جانتے تھے جو کہ دھات لکڑی۔ چمڑے۔ یا ایک مجلد کتاب میں گذر سکے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ یہہ روشنی ایک نئی قسم کی روشنی ہو۔ اور سب سے بڑا ثبوت اس بات کا کہ یہہ روشنی سورج کی اُن کرنوں میں سے نہیں ہو جو کہ نظر نہیں آتیں۔ یہہ ہو کہ بہت سی سیاہ چیزیں مثلاً آبنوس وغیرہ بھی اس نئی روشنی کیواسطے شفیف ہیں حالانکہ سیاہ رنگ کی تعریف یہہ ہو کہ وہ چیز جو تمام قسم کی شعاؤں کے واسطے کثیف ہو اور ہر ایک رنگ کی کرن کو جذب کرے اس سے معلوم ہوتا ہو کہ اس روشنی میں اور اُس روشنی میں جس کے واسطے کہ یہہ تعریف بنائی گئی ہو فرق ہو یعنی یہہ روشنی معمولی روشنی نہیں ہو۔ حیرت انگیز

بات اس روشنی کی نسبت یہہ ہو کہ یہہ ابرق میں ہو کر نہیں گذر سکتی جس سے عموماً روشنی کی قندیلیں اور جھاڑ بنائے جاتے ہیں۔ اور دوسری قسم کی چیزیں مثلاً لکڑی۔ کپڑا۔ آبنوس۔ چمڑا۔ پھٹکری۔ سیسہ۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ جست۔ سیاہی ہر ایک قسم کی۔ آدمی کا گوشت۔ آدمی کا خون۔ پانی اور دیگر رقیق چیزیں۔ کاغذ ایک ہزار تہ تک اس روشنی کے واسطے شفیف ہیں۔ معمولی روشنی کی کرنوں کا یہہ خاصہ ہو کہ وہ ایک چکدار چیز سے ٹکرا کر ایک خاص سمت میں لوٹ آتی ہیں اور اس وجہ سے ہم آئینہ میں ہر ایک چیز کا عکس دیکھ سکتے ہیں اور یہہ بھی خاصہ ہو کہ وہ ایک شفاف چیز سے ٹکرانے پر ٹیڑھی ہو کر اُس میں سے نکلجاتی ہو اسی اُصول پر آتشی شیشہ بنائے جاتے ہیں جس سے کہ ہر ایک چیز بڑی نظر آتی ہو اور اسی اصول پر دوربینیں اور خوردبینیں ایجاد ہوئی ہیں ان ہر دو خواص کو اصطلاحی الفاظ میں انحراف اور میل یا رفلیکشن اور ریفرکشن کہتے ہیں اس نئی روشنی میں ایک عجیب بات یہہ ہو کہ اُس میں انحراف اور میل بالکل نہیں ہو۔ اُس کی کرنوں کے راستے میں ایک آتشی شیشہ کا رکھنا اور نہ رکھنا یکساں ہو۔ ان کرنوں کی بھی تشخیص کا آلہ وہی آلہ ہو جو کہ سورج کی غیر مرئی شعاؤں کی شناخت کا ہو یعنی فوٹوگراف۔ مگر اس فوٹوگراف میں جو کہ ان کرنوں سے لیا جاتا ہو اور معمولی فوٹوگراف میں یہہ فرق ہو کہ اس میں کچھ ضرورت نہیں ہو کہ ایک سیاہ بکس ہو جس کے اندر بالکل اندھیرا ہو بکس کے چاروں طرف اچھی طرح سے کپڑا ڈھانکا جاوے تاکہ اور کسی چیز کی شعاع پلیٹ پر نہ پڑے اُس بکس کے سامنے ایک آتشی شیشہ بھی ہو جسکی وجہ سے عکس پلیٹ ہی پر پڑے۔ اس روشنی کے واسطے صرف اتنا ہی کافی ہو کہ آدمی کی ایک طرف فوٹوگراف کا بکس ہو اور دوسری جانب کروکیس کی نلی جو کہ نئی روشنی کا منبع ہو۔ بکس کیواسطے کوئی ضرورت احتیاط کی نہیں ہو۔ صرف لکڑی یا اور کسی دھات کے بنے ہوئے بکس کے اندر پلیٹوں کا رکھدینا کافی ہو چونکہ لکڑی اور دھات شفاف چیزیں ہیں اس وجہ سے اُن کے حائل ہونے سے آدمی کے عکس میں کسی قسم کا

فرق نہیں آئیگا اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ آدمی کا گوشت خون اور کپڑے شفاف ہیں اس لئے اُن پلیٹوں پر صرف ہڈیوں کا سایہ پڑے گا جو کہ کثیف ہیں اور آدمی کے ڈھانچے کا فوٹو اتر آئے گا۔ اس وقت ہمارے پاس بہت سے فوٹو مختلف آدمیوں اور جانوروں کے ڈھانچوں کے موجود ہیں۔ اور وہ فوٹو بھی موجود ہیں جو کہ مختلف چیزوں کو لکڑی اور قسم قسم کی دھاتوں کے صندوقوں میں بند کر کے لئے گئے ہیں۔

اس روشنی سے بہت بڑا فائدہ علم سرجری کو ہوگا اس ذریعہ سے ڈاکٹروں کو ٹھیک ٹھیک حالت ہڈیوں کی اور اندرونی بیماریوں کی معلوم ہوجایا کریگی گو اس روشنی کو دریافت ہوئے ابھی چند مہینے بھی نہیں گذرے ہیں تاہم دو مرتبہ اُس کے تجربے ہوچکے ہیں۔

وائنا میں جو کہ آسٹریا کا دارالسلطنت ہو ایک شخص کے گولی لگی اور ڈاکٹر علاج کیواسطے معلوم کرنا چاہتا تھا کہ گولی کس مقام پر ہو۔ اُس کو ہڈیوں کا فوٹو لینے سے ٹھیک جگہ گولی کی معلوم ہوگئی اور ڈاکٹر نے بہت کامیابی کے ساتھ اُس گولی کو نکال لیا۔ دوسرا تجربہ بھی اُسی شہر میں ہوا ہو جبکہ ایک ڈاکٹر نے ایک لڑکے کی ہڈی جو ٹیڑھی تھی اور اُس کو شبہ تھا کہ وہ ٹھیک نہیں جڑی ہو اُس کو صحیح حالت اس فوٹو کے ذریعہ سے معلوم ہوگئی۔

اب فوٹوگرافر کو ہر وقت اس بات کا خوف رہیگا کہ شاید کوئی شخص اُس کی نااستعمال شدہ پلیٹوں کو جنکو کہ اُس نے اپنی دانست میں روشنی سے بہت محفوظ کر کے لکڑی کے بکس میں بند کر رکھا ہو اس نئی روشنی کے ذریعہ سے خراب کر دے اور کسی چیز کا فوٹو بلا جوں و چرا نہ آتا رہے۔ فوٹوگرافر بغیر تصویر کھینچوانے والے کی مرضی کے اور تصویر کھینچنے والا بغیر فوٹوگرافر کی مرضی کے فوٹو اتار سکتے ہیں۔

ہم اُس وقت اُس کے فائدوں کا اندازہ بالکل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اُس زمانہ میں جبکہ برق پہلی مرتبہ دریافت ہوئی تھی اور یہہ معلوم کیا گیا تھا کہ شیشہ اور ریشم کے ملنے سے بجلی پیدا ہوتی ہو اور شیشہ میں ہلکی چیزوں کے کھینچنے کا مادہ پیدا ہوجاتا ہو۔ کوئی شخص نہیں

خیال کر سکتا تھا کہ آئندہ زمانہ کے لوگ اس معمولی چیز سے لاکھوں من وزن کا بوجھ دو سو ڈھائی سو میل فی گھنٹہ کے حساب سے کھینچیں گے یعنی اس بات کا علم کسی کو نہیں تھا کہ زمانہ آئندہ میں برقی ریلوے جاری ہو جائیگی۔ کون سمجھ سکتا تھا کہ گشش مقناطیسی جہازوں کی رہنما بنیگی اور جن کو لمحوں میں لاکھوں میل پہنچا دیگی بعینہ اسی طرح سے ہم اسوقت اندازہ نہیں کر سکتے کہ آئندہ نسل کے لوگ اسی نئی روشنی کو جو ابھی دریافت ہوئی ہے کن کن کاموں میں لاوینگے۔ دلچسپ

حالت جنگ - انگریزی وزراء جنگ جاپان کے متعلق خاموشی اختیار کئے بیٹھے ہیں لیکن پیرس اور برلن کی رپورٹیں ظاہر کرتی ہیں کہ اگر کوئی تیسری طاقت روس کے حق میں ہو گئی تو گریٹ برٹن کبتک خاموش بیٹھا تماشہ دیکھیگا بیکن کے ذرائع ظاہر کرتے ہیں کہ چین حتی الامکان دخل نہ دیگا اور وہ اثبات کو بھی ظاہر کرتے ہیں کہ روس چین کو ظفر کا راہ کر اور ایم لیسر جو کہ روس کا پیکن کے مقام پر وزیر ہے وہ کہتا ہو کہ ہم سو روبل ڈالر کی کوشش کرینگے تاکہ وہ ایکدوسرے کو کاٹیں چین کی مداخلت کی وجہ سے فرانس کیطرف روس کی ساتھ شرکت ہونیکا گمان پیدا ہوتا ہے اس حالت میں انگلینڈ کو جاپان کا ساتھ دینا پڑیگا

ضرورت

شاہ دیوال ضلع گجرات (پنجاب) کے اینگلو ورنیکلر اپر پرائمری سکول کے لئے ایک عیسائی عیالدار۔ تجربہ کار اور کم از کم انٹرنس پاس شدہ ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو نیر سند یافتہ کو ترجیح دیجائیگی تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ درخواست معہ نقول اسناد بحضور مشتہر کے پاس آنی چاہئے ٭

المشتہر

ڈاکٹر ایچ۔ ایف۔ ایل ٹیلر صاحب مشنری مشن گجرات

خریداران اخبار کو ضروری اطلاع

بعض صاحبان نے مہربانی کر کے نورافشاں ۱۹۰۴ء کا پیشگی چندہ بھیجدیا ہے جس کے لئے ہم اُن صاحبوں کے شکور ہیں امید ہے کہ باقی صاحبان بھی اپنا اپنا پیشگی چندہ بھیجکر ممنون فرماوینگے جن صاحبان کا چندہ ۱۰ جنوری کے آخر تک وصول نہ ہو گا اُن کے نام ۱۵ جنوری ۱۹۰۴ء کا اخبار ویلیو پے ایبل بھیجا جاویگا جو صاحب نہ لینا چاہتے ہو وہ ہمیں پہلے سے اطلاع دیں بدیں اطلاع نہ پہنچنے کی صورت میں سمجھا جاویگا کہ ویلیو پے ایبل بھیجا جانا آپکو منظور ہے ٭

نوٹس

دنٹر نیشنل بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی ۱۹۰۴ء کی اردو کی فہرستیں یکم دسمبر ۱۹۰۳ء کے بعد مس اے شبی سیکرٹری سکول لودیانہ سے ایک آنہ چندہ پر مل سکتی ہیں ٭

نئیتیم خانوں اور اسی طرح اور انسٹیٹیوشنوں کے لئے فہرستیں مفت حاصل ہو سکتی ہیں امید ہے کہ تمام سنڈے اسکول۔ زنانہ کارکن۔ اور مسیحیوں ہندوؤں اور مسلمانوں کے سکولوں کے اُستاد اپنے اپنے شاگردوں کے درمیان ایسوسی ایشن کو بڑھانے کی خاص کوشش کرینگے تاکہ بائبل کی تعلیم کو تمام جماعتوں میں ترقی دیجاوے ٭

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اُن نمبر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۲ لعہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۲ عہ ۳ عہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ٭

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	صہ	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	سہ
پورا کالم	عہ	سہ	سہ
پورا صفحہ	للعہ	صعہ	۱۰ عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ اور بعد کے لئے فی سطر کالم ۱ لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ٭

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول
بلا محصول عہ
معہ محصول ۸ عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا